S_1996_5_771_775

عدالت عظمیٰ رپوٹس 1996 ایس یو پی پی 5ایس سی آر

شتروگھنا پرساد سنہا

بنام۔

راجھو سراجمل راٹھی اور دیگران

10 ستمبر 1996

کے۔راماسوامی، فیزان ادین اور جی۔بی۔پٹنائک، جسٹسز

تعزیرات ہند1860:

دفعہ 295-اے، 499، 500، آر/ڈبلیو 34 - ہتک عزت-ایک فلمی رسالے کا انٹرویو-اپیل کنندہ کا کسی خاص برادری کے خلاف بیانات دینا-مبینہ طور پر جان بوجھ کر، بدنیتی پر مبنی اور اس برادری کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچانے کا الزام-شکایت-مجسٹریٹ نے نوٹس لیتے ہوئے اپیل کنندہ کو نوٹس جاری کیا-عدالت عالیہ کے سامنے چیلنج جس میں کہا گیا کہ دفعہ 295اے کے تحت کوئی جرم نہیں کیا گیا لیکن الزامات مجسٹریٹ کے ذریعے دفعہ 500 کے تحت مقدمے کی سماعت کے قابل اولین جرم ہیں-اپیل پر قرار دیا گیا کہ الزامات میں دفعہ 295 اے کے تحت جرم تشکیل دینے والے ضروری حقائق شامل نہیں ہیں-جوڈیشل مجسٹریٹ پونے کے سامنے دائر شکایت میں ایسے الزامات شامل نہیں ہیں جو دفعہ 500 کے تحت قابل سزا ہتک عزت کا جرم تشکیل دیتے ہیں۔اس لیے اس شکایت جو جوڈیشل مجسٹریٹ ناسک کے سامنے دائر کی گی تھی کو کالعدم قرار دے دیا-عدالت عالیہ نے دفعہ 500 کے تحت شکایت کو کالعدم قرار دینے سے انکار کرنا درست تھا۔

فوجداری اپیلٹ کا دائرہ اختیار:1996 کی فوجداری اپیل نمبر 1696۔

سی آر ایل ڈبلیو پی نمبر 1545 آف 1990 میں بمبئی عدالت عالیہ کے 21.1.91 کے فیصلے اور حکم سے۔

اندراجیت رائے، پی۔این۔مشرا اپیل کنندہ کی طرف سے۔

جواب دہندگان کی طرف سے سشیل کمار جین، (اے۔سی) اور محترمہ پرتیبھا جین۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

اجازت دی گئی۔

اگرچہ جواب دہندگان کو باضابطہ طور پر پیش کیا گیا تھا اور ایک موقع پر ذاتی طور پر دیکھا گیا تھا، لیکن بعد میں وہ پیش نہیں ہوئے۔ نتیجتاً، ہم نے بار کے ایڈوکیٹ شری سشیل کمار جین سے عدالت کے ساتھ قانونی مدد کرنے کی درخواست کی۔ ہم ان کی طرف سے فراہم کردہ قیمتی مدد کے لیے اپنی گہری تعریف درج کرتے ہیں۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل 21 جنوری 1991 کو سی آر ایل میں بمبئی عدالت عالیہ کے فیصلے اور حکم سے پیدا ہوتی ہے۔ 1990 کی تحریری درخواست نمبر 1545۔اس کیس کے مقصد کے لیے متعلقہ حقائق اور ہم اس کی بنیاد پر آگے بڑھتے ہیں کہ پونے اور ناسک میں جوڈیشل مجسٹریٹ کی عدالت عالیان میں مدعا علیہان کی طرف سے دائر شکایت میں الزامات لگائے گئے تھے۔ ہم ان الزامات سے نمٹتے ہیں کیونکہ وہ جرم ہیں جس کے لیے جوڈیشل مجسٹریٹ، فرسٹ کلاس، نوٹس لے سکتے ہیں۔ پیراگراف 2 میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ شکایت کنندہ مدعا علیہ مارواڑی برادری سے تعلق رکھنے والا ایک سماجی کارکن تھا، اور یہ کہ مدعا علیہ دوسرا ملزم بالترتیب سٹارڈسٹ، فلم میگزین کا ایڈیٹر اور پبلشر ہے۔ جون 1989 میں اپیل کنندہ کے ساتھ ان کا ایک انٹرویو اس میگزین کے صفحہ 82 پر شائع ہوا۔ انٹرویو کے دوران، اپیل کنندہ پر الزام لگایا گیا کہ اس نے مارواڑی برادری کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچانے والے بیانات دیے اور مارواڑی برادری کے ارکان کو ایک طبقے کے طور پر بدنام کیا۔ پونے میں درج کی گئی شکایت میں انہوں نے جو کہا ہے وہ درج ذیل ہے:

"مستغیث پیش کرتا ہے کہ جون 89 میں ملزم نمبر 1 نے مارواڑی برادری کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچانے کے جان بوجھ کر اور بدنیتی پر مبنی ارادے سے مذکورہ بیان دیا ہے۔ ملزم نمبر 1 کے بیان سے قومی سالمیت کا ڈھانچہ مفلوج ہو رہا ہے۔ ملزم نمبر 1 کے بیان سے مارواڑی برادری کے جذبات کو بھی ٹھیس پہنچ رہی ہے۔ ملزم نمبر 1 کا بیان یہ ظاہر کرتا ہے کہ مارواڑی برادری بھارت سے تعلق رکھنے والا طبقہ نہیں ہے اور انہیں اپنی مادر وطن بھارت کے تئیں کوئی عقیدت اور محبت نہیں ہے۔ مذکورہ بیان سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مارواڑی بھارت کے غدار اور دشمن ہیں۔ اسی طرح ملزم نمبر 2 نے بھی مارواڑی برادری کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچانے کے جان بوجھ کر اور بدنیتی پر مبنی ارادے سے 1989 کے 'اسٹارڈسٹ' میگزین میں مذکورہ بیان کو چھاپ کر شائع کیا ہے۔"

باقی پیراگراف صرف پیراگراف 3 میں الزامات کی نتیجہ خیز وضاحت ہیں۔ جواب دہندگان کے

مطابق، یہ الزامات مجموعہ تعزیرات بھارت (مختصر طور پر آئی پی سی) کی دفعہ 34 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 295-اے اور دفعہ 500 کے تحت قابل سزا جرم ہیں۔ مجسٹریٹ نے نوٹس لیا تھا اور اپیل گزار کو پیشی کے لیے نوٹس جاری کیا تھا۔ جب اسے رٹ پٹیشن میں چیلنج کیا گیا تو عدالت عالیہ کے فاضل واحد جج نے فیصلہ دیا تھا کہ شکایت کو مجموعی طور پر پڑھنے پر، دفعہ 295 اے کے تحت کوئی جرم نہیں بنایا جا سکتا؛ تاہم، الزامات مجسٹریٹ کے ذریعے دفعہ 500، آئی پی سی کے تحت قابل سماعت جرم ہیں۔ اس طرح، خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیلیں۔

آئی پی سی کی دفعہ 295 اے سزا کے لازمی اجزاء کا تصور کرتی ہے اور یہ فراہم کرتی ہے کہ جو کوئی بھی، بھارت کے شہریوں کے کسی بھی طبقے کے مذہبی جذبات کو الفاظ کے ذریعے، بولی یا لکھی، یا نشانیوں کے ذریعے یا مرئی نمائندگی کے ذریعے یا دوسری صورت میں، اس طبقے کے مذہب یا مذہبی عقائد کی توہین کرنے کی کوشش کرتا ہے، اسے کسی بھی وضاحت کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی مدت تین سال تک ہو سکتی ہے، یا جرمانہ، یا دونوں سے سزا دی جائے گی۔ حوالہ شدہ پیراگراف میں جرم کو تشکیل دینے والے ضروری حقائق شامل نہیں ہیں۔

ضابطہ فوجداری، 1908 کی دفعہ 200 (سی آر۔ پی۔ سی۔ مختصر طور پر) باب XV میں درج ذیل فراہم کرتا ہے:

" شکایت پر کسی جرم کا نوٹس لینے والا مجسٹریٹ مستغیث اور موجود گواہوں، اگر کوئی ہوں، کی قسم کھا کر جانچ کرے گا اور اس طرح کے معائنے کے مواد کو تحریری کر دیا جائے گا اور اس پر مستغیث اور گواہوں اور مجسٹریٹ کے بھی دستخط ہوں گے بشرطیکہ جب شکایت تحریری طور پر کی جائے تو مجسٹریٹ کو مستغیث اور گواہوں سے جانچ کرنے کی ضرورت نہ ہو۔

عدالت عالیہ ایسے حقائق پر مشتمل شکایت موصول ہونے پر دفعہ 190(1)(a) کے تحت کسی بھی جرم کا نوٹس لے سکتی ہے جو اس طرح کا جرم ہے۔ یہ صوابدیدی کا معاملہ ہے۔ مجسٹریٹ کے ذریعے جرم کا نوٹس لیتے ہوئے فوجداری کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ جرم کا نوٹس لینے میں مجسٹریٹ کا ارادہ اس جرم کے سلسلے میں مجرم کے خلاف عدالتی کارروائی شروع کرنا یا یہ دیکھنے کے لیے اقدامات کرنا شامل ہوگا کہ آیا عدالتی کارروائی شروع کرنے کی کوئی بنیاد ہے یا کسی اور مقصد کے لیے۔

اس طرح یہ دیکھا جائے گا کہ جب مجسٹریٹ کو نجی شکایت کی جاتی ہے، اس سے پہلے کہ مجسٹریٹ شکایت پر جرم کا نوٹس لے تا کہ دوسرے اقدامات اٹھائے جائیں، شکایت میں وہ تمام ضروری حقائق شامل

ہوں گے جو اس جرم کو تشکیل دیتے ہیں جس کے لیے شکایت کی گئی تھی، تاکہ مجسٹریٹ کارروائی وغیرہ جاری کر کے جرم کا نوٹس لینے کے بعد مزید اقدامات کرنے کے لیے آگے بڑھ سکے۔ شکایت کے پیراگراف 3 کو پڑھنے سے، جو جرم کا نوٹس لینے کی بنیاد ہے، یہ دیکھا جاتا ہے کہ شکایت کنندہ مدعا علیہ نے بنیادی طور پر آئی پی سی کی دفعہ 295 اے کے تحت قابل سزا جرم پر توجہ مرکوز کی ہے؛ عدالت عالیہ نے مذکورہ شکایت کو کالعدم قرار دے دیا تھا اور اس عدالت میں کوئی اپیل دائر نہیں کی گئی ہے۔

اگلا سوال یہ ہے کہ کیا جج کا یہ فیصلہ درست تھا کہ شکایت آئی پی سی کی دفعہ 500 کے تحت قابل جرم کا انکشاف کرتی ہے؟ دفعہ 499 'ہتک عزت' کی تعریف اس طرح کرتی ہے:

" جو کوئی بھی الفاظ کے ذریعے یا تو بولی گئی یا پڑھنے کے ارادے سے، یا نشانیوں کے ذریعے یا مرئی نمائندگی کے ذریعے، کسی ایسے شخص کے بارے میں کوئی الزام لگاتا یا شائع کرتا ہے جو نقصان پہنچانے کا ارادہ رکھتا ہو، یا یہ جانتے ہوئے یا اس بات پر یقین کرنے کی وجہ رکھتا ہو کہ اس طرح کے الزام سے نقصان پہنچے گا، اس شخص کی ساکھ کو کہا جاتا ہے، سوائے اس کے کہ اس شخص کو بدنام کرنے کے۔"

مذکورہ دفعہ کی وضاحت 2 میں یہ تصور کیا گیا ہے کہ کسی کمپنی یا ایسوسی ایشن یا افراد کے مجموعے سے متعلق الزام لگانا بدنامی کے مترادف ہو سکتا ہے۔

وضاحت 4 میں کہا گیا ہے کہ کسی بھی الزام سے کسی شخص کی ساکھ کو نقصان نہیں پہنچتا، جب تک کہ وہ الزام براہ راست یا بالواسطہ طور پر، دوسروں کے انداز میں، اس شخص کے اخلاقی یا فکری کردار کو کم نہ کرے، یا اس شخص کے کردار کو اس کی ذات یا اس کی دعوت کے حوالے سے کم نہ کرے، یا اس شخص کی ساکھ کو کم کرے، یا یہ یقین دلائے کہ اس شخص کا جسم نفرت انگیز حالت میں ہے، یا عام طور پر شرمناک سمجھی جانے والی حالت میں ہے۔

شکایت کو پڑھنے میں کوئی بھی الزام شامل نہیں ہے جو آئی پی سی کی دفعہ 500 کے تحت قابل سزا ہتک عزت کا جرم ہے۔ میگزین کے مندرجات پر مارواڑی برادری کے خلاف ہتک آمیز ہونے کا الزام لگایا جاتا ہے، جس سے انہیں عوام کے اندازے میں کم کیا جاتا ہے یا معاشرے میں ان کی ساکھ کم کی جاتی ہے۔ لیکن ہمیں شکایت میں کوئی الزام نہیں ملتا۔ اس کے مطابق، ہم یہ مانتے ہیں کہ جوڈیشل مجسٹریٹ عدالت، پونے عدالت نمبر 4 میں فرسٹ کلاس میں دائر شکایت میں کوئی بھی الزام شامل نہیں ہے تاکہ دفعہ 499 میں بیان کردہ ہتک عزت کا جرم اور دفعہ 500 کے تحت قابل سزا ہو۔ نتیجتاً، مجسٹریٹ اپیل کنندہ کے خلاف کارروائی جاری کرنے میں جائز نہیں تھا۔ اس کے مطابق شکایت کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔

جہاں تک اپیل کنندہ کے خلاف عدالت جوڈیشل مجسٹریٹ، پہلی کلاس، ناسک میں دائر شکایت میں لگائے گئے الزامات کا تعلق ہے، شکایت کو پڑھنے پر ہمیں نہیں لگتا کہ ہم اس مرحلے پر اس شکایت کو کالعدم قرار دینے کے لیے جائز ہوں گے۔ یہ اس عدالت کا صوبہ نہیں ہے جو اس مرحلے پر بیان کے ثبوت یا دائرہ کار اور معنی کی تعریف کرے۔ کچھ الزامات لگائے گئے لیکن کیا یہ الزامات ایک کاروباری طبقے کی حیثیت سے مارواڑی برادری کی بدنامی کا باعث بنتے ہیں اور کیا اپیل کنندہ کا ارادہ کمیونٹی میں عام جذبات کی مثال کے طور پر حوالہ دینے کا تھا اور کیا جس سیاق وسباق میں مذکورہ بیان دیا گیا تھا، جیسا کہ اپیل کنندہ کے فاضل سینئر وکیل کی طرف سے دلیل دینے کی کوشش کی گئی ہے، یہ تمام معاملات ہیں جن پر بعد کے مرحلے میں ماہر مجسٹریٹ کے ذریعے غور کیا جائے گا۔ اس مرحلے پر، ہم شواہد کا وزن کرنا شروع نہیں کر سکتے اور کسی نتیجے پر نہیں پہنچ سکتے کہ آیا شکایت میں لگائے گئے الزامات دفعہ 500 کے تحت قابل سزا جرم ہیں یا نہیں۔ یہ طے شدہ قانونی حیثیت ہے کہ عدالت کو شکایت کو مجموعی طور پر پڑھنا ہوتا ہے اور یہ معلوم کرنا ہوتا ہے کہ آیا ظاہر کیے گئے الزامات مجسٹریٹ کے ذریعے قابل سماعت دفعہ 499 کے تحت جرم ہیں یا نہیں۔ مجسٹریٹ پہلی نظر میں اس نتیجے پر پہنچے کہ الزامات آئی پی سی کی دفعہ 499 کے تحت 'ہتک عزت' کی تعریف کے اندر آ سکتے ہیں اور ان کا نوٹس لیا جا سکتا ہے۔ لیکن یہ وہ حقائق ہیں جو مقدمے میں قائم کیے جانے ہیں۔ اپیل کنندہ کی طرف سے قائم کردہ مقدمہ یا تو دفاع کرنے کے لیے کھلا ہے یا مقدمے میں الزام تراشی کے دیگر اقدامات ہیں جو قانون کو معلوم ہو۔ پہلی نظر میں ہم سمجھتے ہیں کہ اس مرحلے پر یہ ایسا مقدمہ نہیں ہے جس میں عدالت جوڈیشل مجسٹریٹ، پہلی جماعت ناسک میں دائر شکایت کو کالعدم قرار دیا جائے۔ اس حد تک، عدالت عالیہ کا آئی پی سی کی دفعہ 500 کے تحت شکایت کو کالعدم قرار دینے سے انکار کرنا درست تھا۔

اس کے مطابق جزوی طور پر اپیل کی اجازت ہے۔

جی۔این۔

جزوی طور پر اپیل کی اجازت ہے

Sheikh Javiad Alam
I am the author of this document

15.07.24